نظارتِ بالاسی کی گفتگو / گرفتاری جواب کا تقاضا

THE MESSENGER

پیغامبر

جلد ۸ ۱۱ فروری ۱۹۸۱ء شمارہ ۱۰۳

ہم سب پاکستانی ہیں

اور قائدِ اعظم نے فرمایا "اب ہم سب پاکستانی ہیں۔ نہ بلوچی نہ پٹھان نہ سندھی نہ بنگالی نہ پنجابی۔ ہمیں پاکستانی اور صرف پاکستانی ہونے پر فخر ہونا چاہئے" (کراچی ۔۔۔ ۱۹۴۸ء)

ہندوستان کے آئینی مسئلہ کا حل سوائے تقسیم کے اور کچھ نہیں۔ متحدہ ہندوستان کا تخیل ہرگز قابلِ عمل نہیں اور میری رائے میں وہ ہمیں ۔۔۔ تباہی کی طرف لے جائے گا۔ (خطبہ صدارت ۔۔۔)

ادبی ایوارڈ کیلئے ججوں نے مضامین کا انتخاب کر لیا

مقامی ادیبوں اور شاعروں نے اردو کا اعلیٰ معیار پیش کیا ہے

ججوں کی متفقہ رائے

ہند و پاک کے مشہور و معروف ادیب جناب شاہد رزاقی نے چیف جج کے فرائض انجام دئے۔ دوسرے جج تھے جناب باسط علیم بی۔ ایم۔ اے (اردو) اور لاہور کے مشہور ماہنامہ "انقلاب فکر" کی سابق مدیرہ بیگم مہ جبین وقار جن کا نام تعارف کا محتاج نہیں ہے۔

ادبی ایوارڈ پانے والے چند خوش نصیب

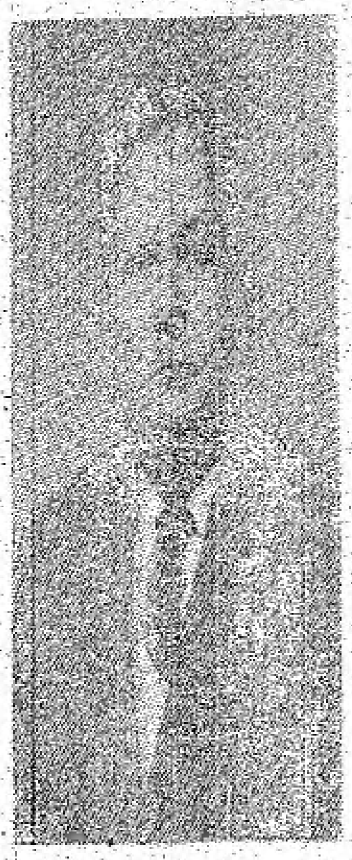

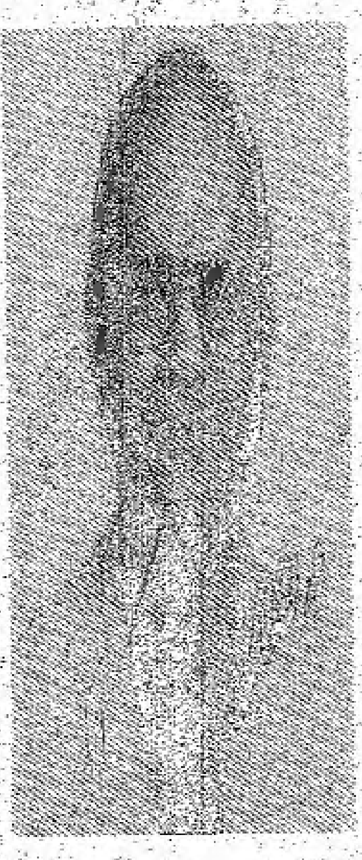

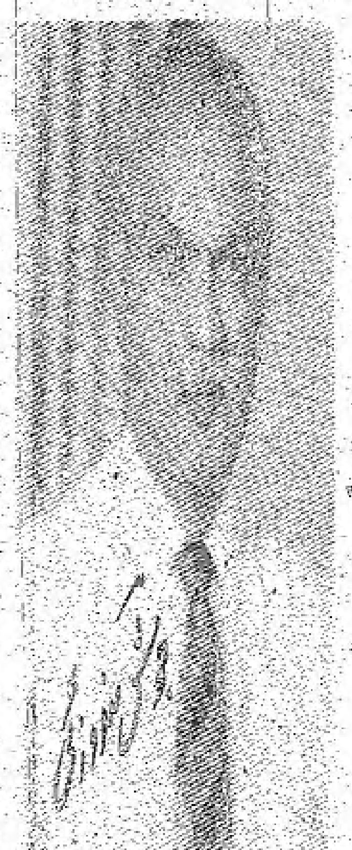

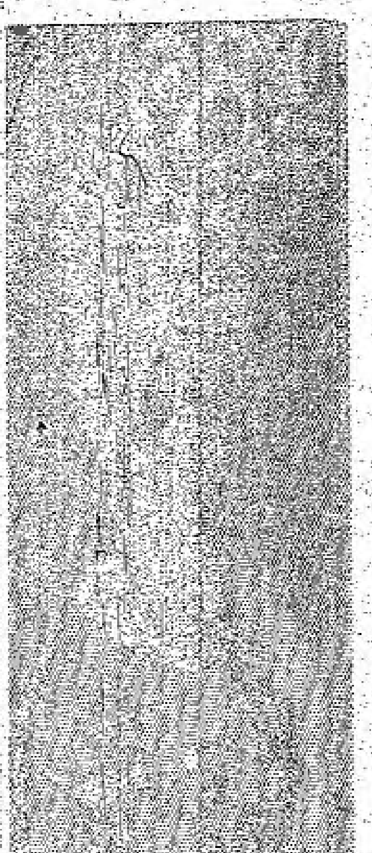

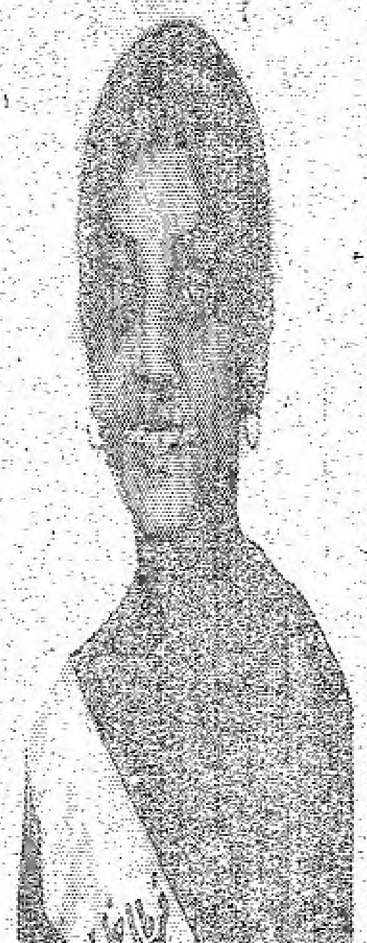

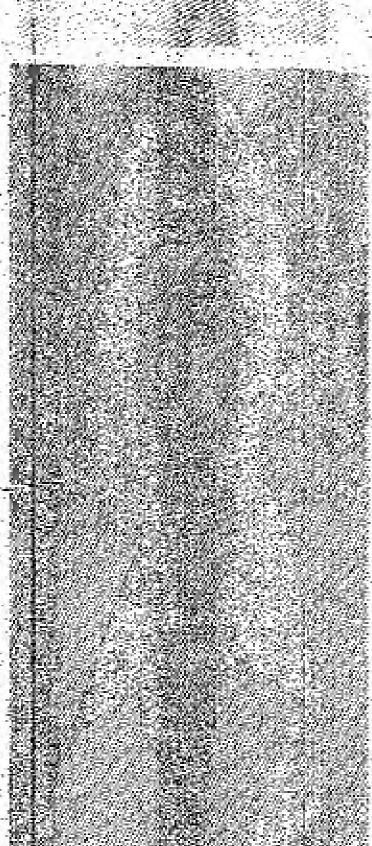

ججوں کے متفقہ فیصلے کے بعد درج ذیل تحریروں کو ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

مضامین

نمبر شمار	عنوان	تحریر	
۱۔	ذائقے کا معیار	احسن صدیقی	[illegible]
۲۔	شب قدر	بیگم انورت خانم	اسکاٹ لینڈ

افسانے

۳۔	دل بیتاب	عبدالمالک قریشی	ہیلیفیکس
۴۔	جواب دو	[illegible] خانم	لوٹن
۵۔	تیل [illegible]	انور شیخ	ہیلیفیکس

نظم و غزل

۶۔	چاند	[illegible]	لوٹن
۷۔	امید دیتی ہے [illegible]	شاہد قریشی	اسکاٹ لینڈ
۸۔	[illegible]	[illegible]	لوٹن
۹۔	حسرت دیدار [illegible]	[illegible]	آسٹریا

نئے لکھنے والے

۱۰۔	[illegible]	[illegible]	بیلیفیکس
۱۱۔	[illegible]	عذرا شیخ	بیلیفیکس

نونہال ادیب

۱۲۔	[illegible]	[illegible] بیگ	[illegible]
۱۳۔	ہجرت (نظم)	[illegible]	لوٹن
۱۴۔	ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	صدف اختر	لوٹن

[illegible] کا ایوارڈ بھی دیا جائے گا [illegible] ایوارڈ کا فیصلہ ہم نے محفوظ رکھا ہے اسی طرح مضامین، افسانے، نظم و غزل [illegible] ایوارڈ کا فیصلہ [illegible] کیا جائے گا۔

پیغامبر کیلئے لکھئے، ہم ہر تحریر کا معقول معاوضہ پیش کرتے ہیں

Ontario Senior Citizens now have their own guide to services and programs.

اونٹاریو کے سینیئر سٹیزنز ہمارے صوبہ میں بڑا حصہ ہے۔ تاکہ وہ زندہ دلی کے ساتھ صحتمندانہ زندگی گزار سکیں۔ اونٹاریو کی حکومت نے ایک نیا کتابچہ شائع کیا ہے جس کا نام ہے "گائیڈ آف سینیئر سٹیزنز"۔ یہ مختصر سا کتابچہ، سینیئر سٹیزنز کیلئے خدمات اور مختلف پروگراموں کی وضاحت کرتا ہے۔

اس کتابچہ میں حفظانِ صحت کے پروگراموں، رہائش کیلئے کے سلسلے میں مدد، ٹیکس گرانٹ، کمیونٹی کلب اور سینئر ادبی سنٹر کے دوسرے دلچسپ موضوعات کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ فروری کے اوائل میں اونٹاریو کے تمام سینئرز کو اس گائیڈ کی ایک کاپی بھیجی جائے گی جو اولڈ ایج پنشن وصول کرتے ہیں۔

دیگر، جو اس کتابچہ کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

Ontario Government Publications Centre, 5th Floor,
880 Bay Street, Toronto, Ontario M7A 1N8

The Ontario Government—working to help people

Margaret Birch,
Provincial Secretary
for Social Development
William Davis, Premier

Ontario

قرآن اور آپ کا گھر

کیا آپ کے گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے؟

بالغ افراد میں سے کتنے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں؟

کیا بچوں کو قرآنی قصص و واقعات سنائے جاتے ہیں؟

کیا گھر میں قرآن کی آیات اور احکام پر باتیں ہوتی ہیں؟

بڑوں اور بچوں کو قرآن میں سے کیا کچھ یاد ہے؟

بڑوں اور بچوں میں سے قرآن کا مفہوم سمجھنے یا ترجمہ جاننے والا بھی کوئی ہے؟

کیا گھر میں قرآن کو سمجھنے کیلئے ترجمے یا تفسیریں وغیرہ موجود ہیں؟

کیا قرآنی آیات یا ان کے تراجم کے کتبے دیواروں پر آویزاں ہیں۔

کیا گھر کے مرد یا خواتین کسی حلقۂ درسِ قرآن میں حصہ لیتی ہیں؟

محض آپ کے غور و خوض کیلئے

"ماشاءاللہ
آپ کا بچہ بڑا ہو چلا ہے
لیکن آپ کی بچت؟"

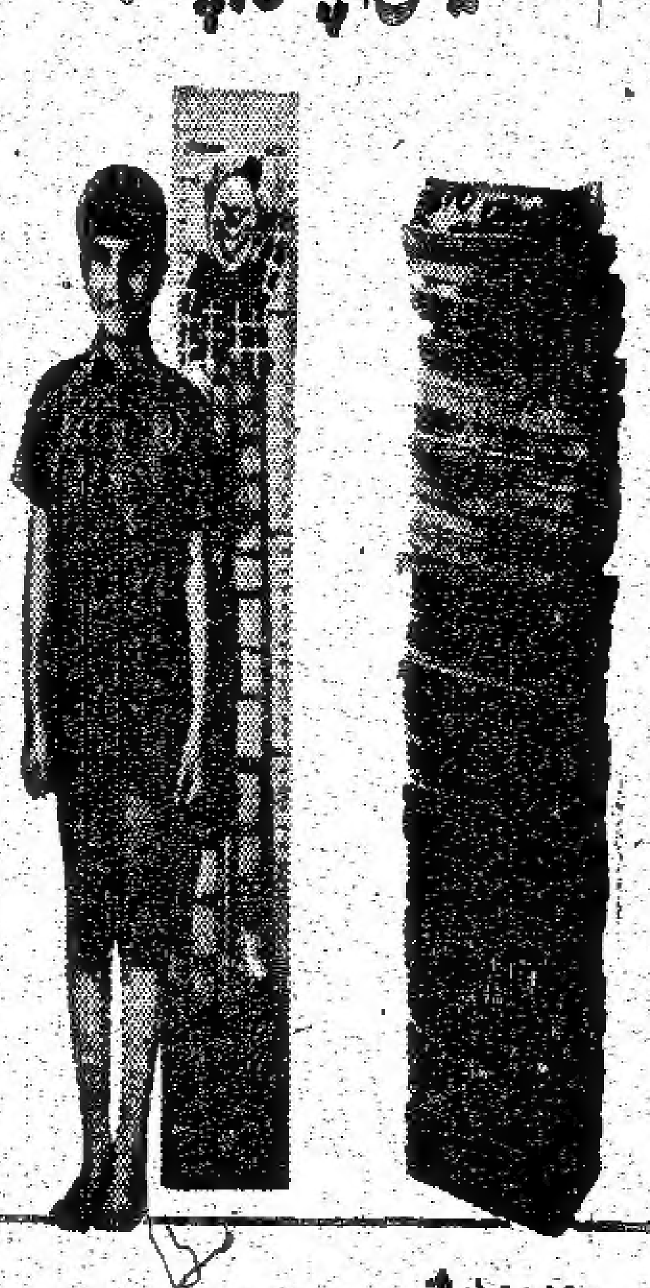

اونٹاریو کا واحد ادارہ "انشورنس"، بیمہ زندگی کا ہو مکان کا، بچت بچوں کیلئے ہو یا خود اپنے لئے، اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہمیں آج ہی فون کیجئے۔

LIFE, HOME, AUTO, R.R.S.P.
ACCIDENT & SICKNESS GROUP PLANS

HAROON BHABHA
INSURANCE AGENCY
901 YORK MILLS RD. STE. 201, DON MILLS M3B 1X7
444-2972 OR 425-3146

THE MESSENGER
ہفت روزہ
پیغامبر
اسکاربرو کینیڈا
مدیر سہیل اختر

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن
کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

آخری مرحلہ

الحمدللہ! پیغامبر ادبی ایوارڈ کا پہلا اور دوسرا مرحلہ ختم ہوا۔ اب آخری مرحلہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ججوں نے بہترین شاعر، بہترین افسانہ نگار اور بہترین مضمون نگاروں کے علاوہ نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کیلئے، انہیں بھی ایوارڈ دینے کی سفارش کی ہے۔ چند ایوارڈز بچوں کیلئے بھی مخصوص کئے گئے ہیں — ایوارڈ کی تقریب کی تاریخ کا تعین ہو چکا ہے، دعوت نامے جاری کئے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی، دعوت نامہ جاری کرتے وقت ہم پیغامبر کے سالانہ خریداروں کو فوقیت دے رہے ہیں — اگر آپ پیغامبر کے سالانہ خریدار نہیں ہیں اور اس سادہ سی ادبی تقریب میں شرکت کے خواہاں ہیں تو آج ہی ہمیں اپنے نام و پتہ اور فون نمبر سے مطلع کریں۔ نشست ہونے کی صورت میں آپ کو دعوت نامہ جاری کر دیا جائے گا — ہم ایک بار پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ پیغامبر ادبی ایوارڈ صرف ادارۂ پیغامبر کی جانب سے جاری کیا جاتا ہے۔ یہ ایوارڈز ایسے ادیب و شاعر کو دئے جاتے ہیں جن کے قلمی تعاون نے اخبار پیغامبر یا ماہنامہ آواز کو جلا بخشی ہو — آپ کو یاد ہوگا ہم نے گزشتہ سال ادبی ایوارڈ کی تقریب میں ۱۹۹۱ء سے پیغامبر میں شائع ہونے والی ہر مقامی تحریر پر معاوضہ دینے کا اعلان کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ "آواز" کے موجودہ شمارہ سے ہم اپنا وعدہ پورا کر رہے ہیں — کسی تحریر کی قیمت لگانا، تحریر کے ساتھ ساتھ اس کے خالق کی بھی توہین معلوم ہوتی ہے۔ لیکن انعام و اکرام خواہ وہ ڈالر کی شکل میں ہو یا صرف "واہ واہ" کی صورت میں، ادیب و شاعر کی یقیناً حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اس مصروف ترین زندگی میں ہمیں کم از کم اپنے مقامی ادیب و شاعر کے اس "وقت" کا تو خیال رکھنا چاہئے جو وہ "پیغامبر" یا "آواز" کیلئے وقف کرتے ہیں۔

ہماری جانب سے دیا گیا معاوضہ ادیب و شاعر کے فن کی قیمت نہیں بلکہ دیارِ غیر میں ان کی عظمت، ان کی صلاحیت اور ان کے قلمی تعاون پر ہمارے دل سے نکلا ہوا خلوص و محبت کا ادنیٰ سا نذرانہ ہے۔

بس ہم یہی چاہتے ہیں کہ لکھنے والے لکھتے رہیں، اپنے تخیلات کو زندگی بخشتے رہیں تاکہ ان کی تخلیق سے شاید کسی کو زندگی مل جائے۔

مشعل ہدایت

۱۸۸۹ء میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ ازہر (مصر) میں تعلیم حاصل کی۔ عملی زندگی کا آغاز اپنے پرچے "الہلال" سے کیا۔ تحریک ترک موالات سے سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ آخر میں تحریک کانگریس سے منسلک رہے اور بھارت کے وزیر تعلیم بنے۔

۲۲ فروری ۱۹۵۸ء کو دہلی میں انتقال ہوا۔ آپ کی تصنیف میں تذکرہ اور غبار خاطر سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

○

○ عدالت کی ناانصافیوں کی فہرست بڑی طولانی ہے، تاریخ آج تک اس کے ماتم سے فارغ نہ ہو سکی۔ ہم اس میں حضرت مسیح جیسے پاک انسان کو دیکھتے ہیں جو اپنے عہد کی اجنبی عدالت کے سامنے چوروں کے ساتھ کھڑے کئے گئے۔ ہم کو اس میں سقراط نظر آتا ہے جس کو صرف اس لئے زہر کا پیالہ پینا پڑا کہ وہ اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچا انسان تھا۔

○ انسان کی سب سے بڑی عقلی صفت عبرت پذیری ہے مگر سب سے بڑی عقلی غفلت اور اغماض ہے۔

○ عالم تقدیر خاموش نہیں ہے وہ ایک امام ناطق ہے اس نے مجموعی طور پر تمام عالم کی قسمت کا فیصلہ ازل ہی میں کر دیا تھا لیکن اشخاص و اقوام کی تقدیر کا فیصلہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔

○ غلامی کے چاہے کیسے ہی حسین نام کیوں نہ رکھے جائیں غلامی بہرحال غلامی ہے۔

○ اگر سچائی کو اس کی اصل فرصت کے وقت پیش نہ کیا جائے تو اس کے وجود کا اعتراف بے کار ہے اور چراغ جلانے کا اصل وقت غروب آفتاب کے بعد آتا ہے نہ کہ پچھلے پہر۔

○ درخت سب بوتے ہیں لیکن ہر شخص کے نصیب میں یہ نہیں ہوتا کہ پھل بھی کھائے۔ پس نہایت مبارک ہے وہ ہاتھ جو تخم پاشی کے بعد ہی اپنے دامن میں اس کے پھلوں کو بھی دیکھے۔

○ دلوں کی اقلیم میں تنزل اور لمحوں کے اندر انقلاب آ جاتا ہے اور اس کے انقلاب سے اس دنیا کے انقلابات وابستہ ہیں۔

○ زبان کی پکار ضائع جا سکتی ہے پر اعمال کی صدا کبھی جواب لئے بغیر نہیں رہتی۔

○ انسانی ارتقا کا کمال یہ ہے کہ وہ خدا سے مشابہ ہو جائے۔

○ حسن، خوشبو، نغمہ اور زیبائش و دلکشی الگ الگ نام ہیں لیکن حقیقت صرف ایک ہے یعنی تجلی واحد الخ

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

["سچی باتیں" کیا فرض ہو کہ ہمیشہ مرد ہی اور مسلمان ہی کی اور مشرقی ہی کی زبان سے ادا ہوں، کبھی کوئی خاتون بھی اور خاتون بھی خالص مغربی، اور غیر مسلمہ، سچی باتیں کہہ سکتی ہے۔ آج کی صحبت میں اس امکان کا وقوع ملاحظہ ہو۔ خیالات اور مطالب مشہور مصنفہ اسٹارم جیمسن کے ہیں اور ان کے مضمون مندرجہ "ٹائمس آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی" (بمبئی) مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۴۱ء سے ماخوذ ہیں۔ ترتیب و طرز ادا ان کی نہیں۔]

۱۹۱۳ء تھا، اور ہم لوگوں کی کمسنی کا زمانہ۔ خیال کبھی بھولے سے بھی نہیں آتا تھا کہ کوئی جنگ واقع ہوگی۔ جدال و قتال مار کوٹ لڑائی بھڑائی کام وحشی قبیلوں کا ہے۔ ہم مہذبوں کو، شائستہ لوگوں کو آخر اس سے واسطہ ہی کیا؟ بات بالکل کھلی ہوئی اور صاف تھی، دلیل و ثبوت کی حاجت کیا؟ —— سائنس نے ہماری زندگی کتنی لطیف اور کتنی محفوظ بنا دی ہے! —— آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ دھوکہ تھا۔ رفتار کی جو تیزیاں سائنس کی بدولت حاصل ہوئیں انہوں نے تو اعصاب جسم کو مضبوط بنانے کے بجائے کیا چور چور کر کے رکھ دیا! رہی جان کی حفاظت سو کیا کہنے ہیں، یہ سائنس ہی کا صدقہ تو ہے کہ ہوائی "قاتل" تین سو میل ایک گھنٹہ کی رفتار سے اڑتے ہوئے آتے ہیں اور قبل اس کے کہ بیویاں اور بچے پڑوس کی پناہ گاہ تک پہونچ سکیں، صفایا کر ڈالتے ہیں!

ہاں، اس میں شک نہیں کہ سائنٹفک زراعت کے بعد کھیت بڑی کثرت سے پیدا ہونے لگیں لیکن مزہ اور قوت؟ توبہ کیجئے، ایک ترکاری کیا موقوف، ہر غذا مزے اور قوت کے لحاظ سے یہی حال ہو کر رہ گیا ہے!

رہا لٹریچر، سو وہ سبحان اللہ! کتابوں پر کتابیں چھپتی جا رہی ہیں، نکلتی چلی آ رہی ہیں، اور یہ سارا انبار ثمرہ ہے تعلیم عام کا! یہی تعلیم عمومی جس سے ہم کو کیسی کیسی امیدیں تھیں، کیا خوب مذاق سلیم پیدا کر رکھا ہے اس تعلیم عام نے! —— دادی اماں آج زندہ ہوتیں اور اٹھ کر گھر ریڈیو اور گراموفون اور موٹر اور بجلی کی روشنی اور بجلی کے چولھے اور کیا کیا دیکھتیں تو حیران ہو کر پوچھتیں کہ بی بیو آخر تم کیا کرتی ہو؟ تمہارا وقت کیسے کٹتا ہے؟ بیویاں جواب دیتیں کہ لو، یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ ایک موٹر موجود ہے فکر دوسرے موٹر کی، ایک ریڈیو سیٹ موجود ہے تلاش اس سے بہتر اور جدید تر مشین کی، ہوس اور زیادہ رہ رہ کی! منع حمل کے تصدق میں بچوں کی طرف سے فارغ البالی ہی ہے! رہ رہ کے جھنجھلاتا ہے اس سے ہی سارے شوق پورے نہیں ہو جاتے، اپنا ہی دل اور بار کر رکھا ہے۔ اولاد کے پالنے پوسنے کا بار کون اٹھائے! کیا خوب "ترقی" ہے! آراستہ ڈرائنگ روم ہیں، آراستہ خوابگاہیں ہیں اور ان کے اندر بیویاں، بے اولاد! یعنی خراب اور نسل کا انقطاع!

اور وہ دوسرا خواب جو اس سے بڑھ کر شیریں و دلکش تھا اس کا کیا حشر ہوا؟ وہ "آزادی نسواں" کی عظیم الشان مہم! ہائے وہ خیالی جنت جس کے حصول کے لیے (یہی نو عمری کا سارا جوش صرف کر ڈالا) پولیس کا مقابلہ کیا پولیس والوں کو کاٹ کاٹ کھایا تھا! آزادی بیشک ہمیں حاصل ہو گئی لیکن ساتھ ہی ساتھ لڑکے بھی جان کھانے کو موجود ہیں، چیخ رہے ہیں کہ ہماری تعلیم کا خرچ لاؤ، ہماری موٹر سائیکلوں کا خرچ لاؤ! لڑکے تو خیر لڑکے، لڑکیوں کے باپ اب اپنے اوپر کیا ذمہ داری "نان و نفقہ" کی محسوس کرتے ہیں؟ بیویاں خود جو کمانے لگیں —— انقلاب سیاسیات میں عورت نے جنگ برپا کر دیا، عورت سیاسیات میں داخل ہو گئی۔ عورت ووٹ کا حق لے کر رہی لیکن حاصل اس سب کا؟ دنیا کی حالت کچھ سدھری، اور بگڑ کر رہی؟ کہاں ہمارے وہ بلند بانگ دعوے ...... سچ کی تلخ حقیقتیں! عورت پرچی بکس میں پرچیاں ضرور ڈالنے لگی۔ لیکن واقعی اصلاح و فلاح و ترقی کا قدم کچھ آگے بڑھا؟ انقلاب واقع ضرور ہو گیا، لیکن کتنا مختلف ہماری آرزوؤں سے ہماری امیدوں سے!

تحریکِ پاکستان کے مجاہد سردار عبدالرب نشتر

حلقۂ ادب اسکار بروئے ۱۴ فروری کو جن کی برسی بڑے اہتمام سے منائی۔

سردار عبدالرب نشتر، دراصل قریب کے عظیم الرتبت مخلص اور بڑے اچھے مسلمان رہنما تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں گوناگوں صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں۔ وہ اچھے ادیب، انشاء پرداز، شاعر اور سیاست دان تھے، اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ ان ساری صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ایک سچے اور مخلص مسلمان تھے۔ علم و عقیدہ میں بھی اور فکر و عمل میں بھی۔ ان کی خوبیوں میں سے یہ خوبی نمایاں تھی کہ ان کے افکار و اعمال کا محور ہمیشہ دین ہی رہتا تھا۔ وہ مسلمان تھے اول مسلمان، آخر مسلمان، ظاہر مسلمان اور باطن مسلمان۔ مولانا محمد علی جوہر سے ایک ہندو لیڈر نے اس سوال پر کہ آپ اول مسلمان ہیں یا اول ہندوستانی؟ یہ جواب دیا تھا کہ جو سردار نشتر کی زندگی کی تفسیر بن گئی۔ سردار عبدالرب نشتر اپنی سیاسی زندگی کا آغاز ہی سے رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر سے بے حد متاثر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سردار نشتر نے ۱۹۲۰ء میں تحریک خلافت میں کام کرنا شروع کیا تھا۔ اور مولانا محمد علی جوہر کے ساتھ ایک نوجوان کارکن کی حیثیت سے تربیت حاصل کی تھی۔ سردار عبدالرب نشتر پر مولانا محمد علی جوہر کی رفاقت اور تربیت کا نمایاں اثر آخر زندگی تک باقی رہا۔

تحریک خلافت کی بنیاد چونکہ دینداری اور جذبۂ اخوت اسلامی پر قائم تھی۔ اس لئے جو بھی اس تحریک میں شریک ہوتا تھا۔ اس کے فکر و عمل میں اسلامی رنگ غالب ہو جاتا تھا۔ پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء کے بعد برصغیر کے مسلمانوں میں بیداری کی لہر تیزی سے ابھری اور خاص طور پر ۱۹۲۰ء سے لے کر ۱۹۲۴ء تک جتنے زمانہ ہندوستانی مسلمانوں میں نمایاں ہوئے ان میں دینی جذبات کا اثر دوسرے تمام جذبات پر غالب نظر آتا ہے۔ بہت سے ایسے لوگ جو پہلے بے پروا بے عمل اور خوابیدہ تھے، تحریک خلافت میں شریک ہو کر صورت اور معنی دونوں اعتبار سے اچھے مسلمان بن گئے۔ ان کے دلوں میں ایمان کا نور سرایت کر گیا۔ نماز روزہ کے پابند ہو گئے۔ اور ظاہری لباس اور وضع قطع میں مسلمان علماء دین کے پیرو نظر آنے لگے۔ یہ حال تو بگڑے ہوئے اور بھٹکے ہوئے نوجوانوں کا ہوا۔ لیکن سردار عبدالرب نشتر تو ایک دیندار گھر کے دیندار فرزند اور حقیقتاً مسلمان ماں باپ کے مسلمان نور نظر تھے۔ ان پر چند سال تک بحیثیت مجموعی یہی تحریک خلافت سے

وہ علم و عقیدہ اور فکر و عمل میں ایک سچے مسلمان تھے

والسنگ سے اپنا فریضہ ادا کیا۔ ایک بہت بڑی ملی ہوئی ایسی جلیلہ پر کسی بھی یہ رنگ ان پر سے اتنا تو اتنا گہرا ہو گیا کہ نشتر کے افکار و اعمال پر گہرا رنگ ہلکا بھی نہ ہو سکا کہ انہی وفات سے دو دن پہلے یعنی ۱۲ فروری ۱۹۵۸ء کو راقم الحروف بھی ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ چند بہی خواہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ علاج کے لئے کہیں باہر چلے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ

"نہیں میں پاکستان ہی میں رہوں گا، اور پاکستان ہی میں مروں گا۔ میرے پیشرو مولانا محمد علی جوہر نے فرمایا ہے کہ ؎

نقد جاں نذر کرو سوچتے کیا ہو جوہر
کام کرنے کا یہی ہے نہیں کرنا ہے یہی

اس وقت پاکستانی سیاست کی صورتحال یہ تھی کہ میجر جنرل اسکندر مرزا برسر حکومت تھے اور وہ لیڈرانہ مسلم لیگ کا شیرازہ بکھیرنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ مسلم لیگ کے مقابلہ میں ری پبلکن پارٹی بنائی جا چکی تھی۔ سردار عبدالرب نشتر پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور وہ موزارت اس کام میں مشغول تھے مسلم لیگ کو انتشار سے بچائیں اس لیے وہ اپنی جان کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ کشمکش کے اس پس منظر میں مولانا محمد علی جوہر کے اس شعر کا سردار نشتر کی زبانی سے ادا کرنا اس امر کو پوری طرح نمایاں کر رہا ہے کہ جو انہوں نے تحریک خلافت سے وابستگی اور مولانا کی رفاقت سے قبول کیا تھا۔ اور یہ اثر ان پر ہر حال میں اور ہر دم قائم رہا۔

سردار عبدالرب نشتر نے کوئی بہت بڑی عمر نہیں پائی۔ وہ ۱۳ فروری ۱۸۹۹ء میں محلہ کریم پورہ کوچہ شاہ پشاور میں پیدا ہوئے اور ۱۴ فروری ۱۹۵۸ء کو صرف ساٹھ سال کی حیات ناپائیدار کے دن پورے کر کے کراچی میں وفات پائی اور مزار قائد اعظم کے قریب انہیں

سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کا جنازہ بڑی شان و شوکت اور عزت کے ساتھ اٹھایا گیا تھا۔ وہ مسلمانوں کے مقبول رہنما لیڈر تھے۔ اس لئے یہی ہونا چاہیے تھا اور یہی ہوا۔ یہ بات کوئی خاص بات نہیں کہ کسی نے عمر کتنی پائی۔ ہر ذی روح کو مرنا ہے اور موت مقررہ وقت کو دو چار کم یا زیادہ، حیات کی مدت بہرحال محدود ہی ہے۔ ہر قیمتی کون رہا ہے جو رہے۔ اصل میں دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جتنی بھی عمر کسی کو ملی۔ اس نے اپنی اس عمر کا پیمانہ کیسے بھرا اور کس کس کام میں بسر کیا؟ تاریخ کے اوراق اور سردار عبدالرب نشتر کے دیکھنے والے اپنی زندگی بھر اس کی شہادت دیں گے کہ اس اللہ کے بندے نے اپنی عمر کے آخری لمحات تک اپنی قوم کی خدمت اور اپنے خالق حقیقی کی رضا جوئی میں بسر کئے۔

سردار عبدالرب نشتر کے والد بزرگوار کا نام سردار عبدالحنان تھا۔ وہ ایک دیندار مسلمان قبیلدار تھے۔ انہوں نے ۱۹۲۳ء میں وفات پائی۔ سردار عبدالرب نشتر نے پشاور کے محلہ اسیرہ کی مسجد سے تعلیم کی ابتدا کی پنجاب یونیورسٹی سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔ پھر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تعلیم کی تکمیل کی۔ وہ ایک وضعدار سیچ ذکر رسی قانون داں تھے اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ اردو زبان کے اچھے خطیب، اچھے انشاء پرداز اور اچھے شاعر بھی تھے۔ وہ بہت ہی ذہین انسان تھے اور اپنی ذہانت سے وہ علم و ادب اور سیاست کی بہت سی گتھیاں سلجھایا کرتے تھے۔ ایک زمانہ میں اردو کا ایک رسالہ "ادیب" کے نام سے نکالتے تھے۔

سردار عبدالرب نشتر نے اپنی نوجوانی ہی میں یعنی صرف ۲۲ سال کی عمر میں تحریک خلافت میں شرکت کی اور ۱۹۲۰ء تک اتحاد اسلامی اور اخوت اسلامیہ کے لئے کام کیا۔ اس زمانہ میں نوجوان سردار نشتر کی انتھک محنت اور اخلاص عمل کے سبب ہی مداح تھے خصوصاً مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی جوہر انہیں بڑی محبت سے دیکھتے تھے۔

سردار عبدالرب نشتر ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۴ء تک اگرچہ بعض قومی جماعتوں کے ذمہ دار عہدہ دار رہے لیکن زیادہ تر ان کا وقت علم و ادب سے وابستگی میں گذرا۔ اس اثناء میں دوبارہ اس کی بھی کوشش کی گئی نیشنل کانگریس کی جانب سے کہ سردار عبدالرب نشتر کانگریس میں شامل ہو کر کام کریں لیکن انہیں یہ بات

مرزا اسد اللہ خان غالب

۱۵ فروری کو عظیم شاعر مرزا اسد اللہ خان غالب کی برسی منائی گئی ——— مرزا غالب ۱۷۹۷ء میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے۔ مرزا نوشہ لقب تھا۔ ان کا سلسلۂ نسب ترکمانوں سے ملتا تھا۔ وسط ایشیا کے ترکمانوں کے سلطان سلجوقیہ کی وساطت سے فریدوں کی نسل سے وابستگی کا دعویٰ تھا۔ سب سے پہلے مرزا کے دادا ہندوستان آئے اور شاہ عالم کے دربار میں عزت پائی۔ مرزا کے والد عبداللہ بیگ کچھ دنوں دربار اودھ میں رہے کئی برس بعد گھر آئے اور الور میں راجہ بختاور سنگھ کی ملازمت اختیار کر لی۔ یہاں ۱۲۱۷ھ میں ایک لڑائی میں مارے گئے۔ مرزا کی والدہ غلام حسین کی صاحبزادی تھیں جو فوج کے کیدان اور آگرہ کے مشہور رئیس تھے۔ والد کے انتقال کے بعد مرزا کی پرورش اور تعلیم ان کے چچا نصر اللہ بیگ کے سپرد ہوئی۔ ان کا انتقال ۱۲۲۱ھ میں ہوا۔ اس کے بعد ان کی خبر گیری ان کے ننھیال ہی میں ہوتی رہی۔ بچپن آگرہ میں گذرا جہاں ایک مشہور استاد شیخ معظم سے تعلیم پاتے رہے۔ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں نظیر اکبر آبادی سے بھی کچھ ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ چودہ برس کے تھے کہ ہرمز نامی ایک پارسی سے جو بخارا کا بڑا عالم اور سیاح تھا ملاقات ہوئی۔ اس سے مرزا نے دو برس تک پوری طرح اکتساب کمال کیا۔ یہ اسی کا فیضان تھا کہ مرزا فارسی زبان کے ماہر اور اس پر پوری طرح حاوی ہو گئے۔ نواب الٰہی بخش معروف جو نواب فخر الدولہ والیٔ لوہارو کے چھوٹے بھائی تھے، کی بیٹی کے ساتھ شادی ۱۲۲۵ھ میں ہوئی۔ دہلی میں شعر و شاعری کے چرچے تھے مرزا بھی شعر کہنے لگے۔ ابتدا فارسی سے کی مگر رفتہ رفتہ اردو کی طرف مائل ہو گئے۔ شروع میں اسدؔ تخلص کرتے تھے مگر ۱۲۴۵ھ میں جب ان کی عمر ۲۴ برس تھی اسد اللہ خاں غالب کی رعایت سے غالبؔ تخلص اختیار کیا۔ ۱۸۳۰ء میں کلکتہ گئے۔ راستے میں لکھنؤ اور بنارس کی سیر کی۔ آخری تاجدار اودھ واجد علی شاہ کی طرف سے پانچ سو روپے سالانہ وظیفہ مقرر ہوا، مگر دو برس بعد زوال سلطنت کے ساتھ موقوف ہو گیا۔ ۱۸۴۲ء میں مرزا کو نواب شہر کی عداوت کے باعث تین مہینے جیل میں بھی رہے۔ ۱۸۴۰ء میں دلی کالج میں فارسی کی پروفیسری کے امیدوار تھے گورنمنٹ کے سیکرٹری مسٹر ٹامسن نے ملاقات پر مرزا کا استقبال نہ کیا۔ اس پر مرزا سخت کبیدہ خاطر ہوئے اور انہوں نے

ملازمت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ۱۸۵۰ء (۱۲۶۶ھ) میں بہادر شاہ نے نجم الدولہ دبیر الملک کے خطابات دیئے اور چھ سو روپے سالانہ وظیفہ مقرر کیا اور تاریخ خاندان تیموریہ لکھنے کا حکم دیا۔ ذوقؔ نے وفات پائی تو غالب استاد شہ مقرر ہوئے۔ غدر کے ایام میں غربت اور تنگ دستی کی پاداش میں مبتلائے مصائب رہے۔ نواب یوسف علی والیٔ رامپور کے بھی استاد تھے۔ وہ انہیں سو روپے ماہوار وظیفہ دیتے۔ غالب نے ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء بعمر ستر سال چار ماہ بمقام دہلی انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔ غالب کے معاصرین میں ذوق اور مومن کے علاوہ مصطفیٰ خاں شیفتہ، امیر حسین، صدر الدین آزردہ، نواب ضیاء الدین خان، تیرؔ درخشاں اور نواب شہاب الدین خاں ثاقب بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ یہ اصحاب غالب کے انداز فکر اور طرز کلام سے بہت متاثر ہیں۔ غالب نے اردو فارسی کے بڑے شاعر کی حیثیت سے عظمت دوام حاصل کر لی ہے۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے ان کی شعری عظمت نکھرتی چلی جا رہی ہے دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جہاں غالب کے مداح موجود نہ ہوں۔ غالب جتنے بڑے شاعر تھے اتنے ہی بڑے نثار بھی تھے۔ انہیں جدید اردو نثر کا موجد کہا جائے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ یہ غالب ہی تھے جنہوں نے اردو نثر کو حشو و زوائد اور عربی فارسی کی ادق تراکیب سے پاک کیا۔ اسے روزمرہ کی چاشنی دی ان کے خطوط زبان کی سلاست، معنی کی لطافت، جدت اور لہجے کی شیرینی اور بےتکلفی کا ایسے مرقع ہیں کہ اردو نثر میں ایک طرف کوئی ان کا مقابل نہیں۔ انکا جواب پیش کرنے میں بہ بہ غالب زرا کی اور خلاقی جذبے کی نشانی تھا کا عادی تھا جو شعر ہے جو تحفہ تھا یہی وجہ ہے کہ ان کے شعر اور نثر میں ان کے تفکر کی تجسیم ہو گئی ہے اور انسانی جذبے اور احساس کو اس صداقت کے ساتھ پیش کیا ہے کہ تابندہ شاہد ہے۔

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟

تحریر ——— کریم بخش خالد

غالبؔ کی شخصیت کے بہت سے پہلو ہیں۔ وہ انہیں ایک بزرگ مو شاعر کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ وہ اپنے آبائی پیشہ سپہ گری رہا لیکن وہ خود ایک معمولی فوجی بھی نہ بنے۔ اس کے برعکس وہ قلم کے شہسوار بنے کی انہوں نے شاعری کو بھی ذریعہ عزت نہ سمجھا۔ اسی طرح قدیم یونانی طب میں دلچسپی رکھتے ہوئے وہ پیشہ ور طبیب نہیں بنے۔

غالبؔ کی ہمہ گیر شخصیت کا تجزیہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے غالب کے سماجی شعور کا تعین کیا جائے۔ مرزا کی زندگی میں تضاد نظر آتا ہے۔ تاہم وہ عقیدہ کے لحاظ سے ایک موحد مسلمان ہیں۔ جس معاشرے میں انہوں نے شعور کی آنکھیں کھولیں اور پرورش پائی۔ اپنے طور طریقے سے وہ اس کے فرد بھی رہے اس کا انکی زندگی پر گہرا اثر پڑا۔ تو انہوں نے اس طرح کا طرز اظہار یعنی عزت و توقیر کے اسباب کے طور پر نہیں کیا۔ وہ ایک انسان تھے اور انسانی کمزوریوں سے مبرا نہیں تھے جس احساس کا ان کے کلام میں شدت سے اظہار ہوا ہے۔ لیکن ہم غالب کو مسلم معاشرہ اور اس کی شاندار روایات ماضی سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ماضی سے کٹ کر کسی بھی انسان کا وجود محض گوشت پوست کا متحرک لوتھڑا رہ جاتا ہے۔ قبل اسلام کے دیگر مذاہب نے بعض معجزات دکھائے تھے۔ مثلاً حضرت موسیٰ نے ید بیضا اور عصا کے ذریعہ بالخصوص حضرت عیسیٰ نے اپنے دست شفا سے بہت سی مشکلیں کو حل کیا اور بیماروں کو شفا عطا کی۔ اسلام اور اس اسلام سے پہلے لوگوں کو ایسی ہی کرامات اور معجزات کی توقعات تھیں، تمام انبیاء کیلئے نے واضح طور پر اعلان کیا کہ زندگی اور موت

خوشی اور غم، عزت اور ذلت قادر مطلق کے ہاتھوں میں اور انسان اس کا محض ایک نائب ہے جسے زمین پر نیکی کے فروغ اور بدی کا قلع قمع کرنے کے لئے اور طاغوت کی بزرگی اور برتری کی حمد و تسبیح کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس لئے معجزات کی توقعات یہاں کی اساس کا خلاف نہیں۔ تاہم اسلام کے توحیدی تصور نے مسلمانوں میں عظیم ذہنی انقلاب پیدا کیا تھا اور علم و فن کی حاصلات پر بہت زور دیا تھا۔ آنحضرتؐ کے قول شریف کے مطابق علم مومن کی گم شدہ میراث ہے اور وہ جہاں کہیں سے حاصل ہو تو میراث کو سمجھ کر اسے اپنانا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے مبلغوں نے مختلف اقوام اور ممالک میں قیام کے دوران اور تو مسلم قبائل کی صحبتوں سے قدیم طب کی بہت سی باتیں سیکھیں۔ علاوہ ازیں سہروردی کے شعبہ تراجم میں دوسری زبانوں کے صحیفوں کے تراجم سے بھی طب کے بہت سے اصول مسلمانوں نے سیکھے۔ اور یہ ایک تاریخی صداقت ہے کہ قدیم مسلم علماء اور فلسفیوں نے علم طب میں ایسا بلند مقام حاصل کیا جس کا آج بھی اسلام کے بڑے علمی اور مسلمانوں کے دشمن نے نقطہ تسلیم کرتے ہیں۔ بطب جدید طبی تحقیق کا سارا انحصار ان ابتدائی طبی دریافتوں پہ رکھا جاتا رہا ہے جو مسلمانوں کے ذوق تحقیق و تجسس کی رہین منت ہیں۔ برصغیر میں بھی ایسے اطباء اور حکماء گزرے ہیں جن کو کریم نہیں آتی ہیں۔ جنہوں نے نہایت مہلک امراض کا کامیاب علاج کیا۔ حالانکہ انہوں نے صدی اور ملیریا کا معائنہ کیا اور نہ ہی اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ بسا اوقات مریض کی کیفیت زبانی یا تحریری طور پر معلوم ہو جانے کے

بعد دوا تجویز کی اور مریض کو شفا ہو گئی یہ روایت برسوں سے چلی آ رہی ہے۔ ان اطباء میں ایسے دانشور بھی شامل ہیں جو پیشہ ور حکیم نہیں تھے۔ مثال کے طور پر شاہ ولی اللہ میں شاہ فقیر اللہ علوی (شکار پور) جو معروف عالم دین اور فقیہ تھے اور علامہ اقبال کے استاد شمس العلماء مولوی میر حسن اور نزرگسم مجتہد از بے تکلف دوست ملک الشعراء ذلام قادر گرامی۔

اپنے عہد میں غالبؔ کے بہت سے ایسے عالموں اور حکیموں سے تعلقات رہے جو طب قدیم میں درک رکھتے تھے۔ وہ دہلی کے مشہور اپنے طور پر مخلص جانے سوں معاشرہ کے اجتماعی [illegible] تحت وہ ان سے بہت ملتے تھے۔ اس ضمن میں حکیم بہت مشہور حکیم محمود خان، حکیم احسن اللہ، حکیم غلام نجف خان، حکیم ظہیر الدین احمد خان، حکیم احمد حسن مرودی، حکیم غلام مرتضیٰ خان اور غلام رضا خان کا ذکر کیا جاسکتا ہے جو غالب کے دوستوں میں تھے اور ان سے مرزا کی خط و کتابت ہوتی تھی۔ غالب آخری عمر میں بیمار رہا کرتے تھے اس لئے اپنے علاج کے سلسلہ میں حکیموں سے ان کا رابطہ رہتا تھا۔ اس کے علاوہ منشی نبی بخش حقیر کے لئے نسخہ تجویز کرتے ہوئے غالب نے "مطلب محمد حسین خانی" کا حوالہ دیا ہے۔ اسی طرح رامپور کے نواب کلب علی خاں کے لئے نوشخہ تجویز کیا اس میں حکیم شریف خاں کا حوالہ دیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا طبی کتب کا مطالعہ بھی کرتے تھے اور ان کے ذہن رسا اور مشاہدہ کے بنا پر قوت نے انہیں طب میں بہ کمال بخشا وہ اگر طب کو بطور پیشہ اختیار کرتے تو بھی نام آور ہوتے۔

مسلمانوں کی دوسری تہذیبی و ثقافتی روایات کی طرح طب قدیم بھی اس زمانے میں رو بہ زوال تھا اور مغربی طب کے رواج اور عروج کے دور کا آغاز ہو رہا تھا لیکن عام طور پر فرنگی دشمنی کے جذبہ کے تحت انگریزی طب سے لوگ بیزار تھے جس کی وجہ سے حکیموں اور اطباء کی پذیرائی ہوتی تھی۔

شرقی طب سے غالب کی دلچسپی اور اس طریقہ علاج میں مہارت کے اشارے ان کے خطوط اور اشعار سے بخوبی ظاہر ہوتے ہیں۔ طب یونانی میں چار اخلاط، سوداء بلغم اور خون کے توازن کا بگڑنا بیماری کی علامت سمجھا جاتا ہے اور اس کے برعکس اگر کسی شخص میں کوئی ایک خلط غالب ہو تو اسے بیمار تصور

کیا جاتا ہے۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ طب کے اس بنیادی تصور کا غالب نے کس طرح اظہار کیا ہے۔

مضمحل ہو گئے قویٰ غالبؔ
اب عناصر میں اعتدال کہاں

اسی طرح ہمیں بہت سی مستند طبی اصطلاحات غالب کے کلام میں ملتی ہیں۔

پی جس قدر ملے شب مہتاب میں شراب
اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے

ہے کشی کو سمجھ نہ بے حاصل
بادۂ غالب عرقِ بید نہیں

عشرت صحبت خوباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہوئی غالب اگر عمر طبیعی نہ سہی

نہ پوچھ نسخۂ مرہم جراحت دل کا
کہ اس میں ریزۂ الماس جزو اعظم ہے

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما
کام گر رک گیا روا نہ ہوا

ہم مریض عشق کے تیمار دار ہیں
اچھا اگر نہ ہو تو مسیحا کا کیا علاج

فراغت کس طرح راحت ہے مجھ کو فکر مرہم سے
مجھ کو صلح کرتے پارہ ہائے دل نمک داں پر

کاٹ کر پھینکئے ناخن کو بہ انداز ہلال
قوت نامیہ اس کو بھی نہ چھوڑے بیکار

طب یونانی کا ایک مشہور عمل ہے جس کے مطابق مسہل اور منضج کے ذریعہ مواد کو خارج کیا جاتا ہے۔ اپنی غیر حاضری کے اسباب بیان کرتے ہوئے غالب نے ایک منظوم درخواست میں مسہل کا ذکر اس طرح کیا ہے ؎

سہل تھا مسہل ولے یہ سخت مشکل آ پڑی
مجھ پہ کیا گزرے گی اتنے روز حاضر بن ہوئے

اس سلسلہ میں مزید شہادت مرزا کے خطوط سے بھی ملتی ہیں۔ رامپور کے نواب کلب علی خان نے ایک بار غالب کو اپنی بیماری کا حال لکھا جس کے جواب میں مرزا نے اللہ کے مرض

کی تفصیل کے لحاظ سے ایک نسخہ کے مطابق نسخہ تجویز کیا۔ غالب نے لکھا کہ "میں طبیب نہیں مگر کچھ کار مرض جانتا ہوں اور طبیب کیا سمجھتے ہو گے کہ کیا لکھا ہے میرے نزدیک یہ استسقاء کی مقدمہ قلب ہو یہ مرض طاری کر گیا ہے آپ کو حفظ صحت کے واسطے

گاہ گاہ ماء الجبن دریائی اور جواہر کا استعمال ضروری ہے اور معجون طلائی عنبری تقویت قلب کے لیے بھی مشہور ہے برعلی معروف ہے۔ درگی خطاہ اختر الشہب عرق گاؤزبان کثرت اجزاء۔ اس ترکیب شافی میں جانیں، کثرت اجزاء اور معجونیں میں مفرح یاقوتی سینا۔ شربت مرواریہ خمیرہ گاؤزبان عنبری، جواہر والا مرتضیٰ یا دیگر مفرح و مقوی حرارت دار دواؤں میں مستعمل ذرا کی حاجت گاہ سکنجبین و گلاب بھی لیا کیجیے۔ غذائے گوشت و غیرہ اکثر مرغ و تیتر و بٹیر اکثر، لیکن یہ خیال ہے کہ بعض مرغ دطیو کا ایک حصہ میں تبادل نہ فرمائیے۔ مگری گوشت کے ساتھ بیضہ مرغ جائز اور لذیذ اور ظروف پودینہ کا عرق اچھوا الائچی کا عرق بہتر دو دفعہ ہیں موجود ہے۔ عطریات کے استعمال میں مبالغہ شوربے یا پھر کو سنف ماء نہ فائدہ موجود ہے۔"

اسی طرح ایک بار جب منشی ہرگوپال تفتہ نے غالب کو اپنی بخشی جعفری کی بیماری کا حال لکھا اور شکایت کی کہ باوجود علاج کے بھی آرام نہیں ہوا تو غالب نے "مطلب محمد حسین خانی" کے حوالے سے ایک نسخہ تحریر کیا جس پر بخشی صاحب نے ان کو لکھا کہ وہ بدایوں کے ایک حکیم کا علاج کرا رہے ہیں اس لئے ان کا نسخہ شروع نہیں کر سکتے۔ غالب نے انہیں لکھا کہ "یہ دوا تی نہیں پانی ہے۔ ایک تدبیر پانی کے مدبر کرنے کی عرض کی ہے صاحبان امر سودا اور مرض کا اس پانی کا پینا نفع کرتا ہے اور نفع اس کا برسوں میں ظاہر ہوتا ہے اور اس پانی کے استعمال کے زمانے میں دوا کی ممانعت نہیں۔ جو دوا چاہیں کھائیے اور جو غذا چاہیئے موافق طبیب کے تناول فرمایئے آپ کل وقت سے اسی پانی کو شروع کیجیے اور دوا طبیب کی بدستور کئے جایئے۔"

ایک بار منشی نبی بخش کو ایک طرح کی بچاس برس تک سوا تریپنے کی تاکید کی۔ غالب نے اپنے بیٹے عبداللطیف

chickens .16 lb.

یہ اس قیمت پر مرغی نہیں بیچنے اور نہیں بیچ سکتے ہیں لیکن

کم منافع لینا ہماری پالیسی ہے

ہاؤس آف حلال میٹ

HOUSE OF HALAL MEAT

803 Danforth Avenue
Toronto, Ontario

Please Call ISMAIL *At* **461 2839**

بقیہ مرزا غالب

سے ضعف دماغ کے لئے بھی نسخہ تجویز کیا اور لکھا کہ ان ضعف دماغ کو بافلقی ہے۔ ان کی فکر زیادہ منکرد نوبت دارو خمیرہ گاؤزبان، جواہر ریشم دوا، الگ اسی طرح سے مرکبات کا استعمال کیا جائے۔ والعلم الدائم ایک گاہ گاہ۔"

اسی طرح ایک بار جو منشی عبداللطیف اور ذکر بیگم کی ناسازی طبیعت کا حال سنا تو آپ نے گرمی کا باعث جان کر خمیرہ اور کبھی کبھی شربت نیلوفر کا استعمال تجویز کیا۔

"مندرجہ بالا شہادتوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا غالب اقلیم سخن کے ہی شہنشاہ نہ تھے بلکہ وہ ماہر طب بھی تھے۔ ان کا مطالعہ وسیع تھا اور بہت سے نسخے ان کو زبانی یاد تھے۔ ان کی ترکیب استعمال اور پرہیز اور غذا کی مناسبت کو بھی وہ اچھی طرح سمجھتے تھے۔ ان کے دوست احباب ان سے طبی مشورے لیتے تھے۔

با اطلاع طبی رو سے از خود انسانی ہمدردی کے جذبے تحت نسخہ تجویز کرتے تھے۔ علاوہ ازیں وہ مریض کو دیکھے بغیر بھی مرض کی تشخیص اور دوا تجویز کرنے میں مہارت رکھتے تھے۔ لیکن غالب کی اعلیٰ ظرفی، وسیع القلبی اور انکساری ملاحظہ کیجئے۔

مرزا ابوالقاسم خاں نے مرزا غالب کے مشورے سے مسہل لیا تھا جس سے انھیں بہت فائدہ ہوا۔ انھوں نے پانچ اشعار کے ایک فارسی قطعہ میں غالب کا شکریہ ادا کیا ہے

اے مسیح زماں تو ہے دانی
بہ جنابت چہ اعتقادے دارم

اس قطعہ کے جواب میں غالب نے فارسی میں دو قطعے لکھے۔ دوسرا قطعہ غالب کے کردار کی نمائندگی کرتا ہے

بوعلی را مسیح را فلاطون
ہرچہ گفتی بگو کہ از تو سزاست
بے ادب باشم از کنم تکذیب
بے خرد باشم از شمارم راست
لیکن من بوعلی سینا
عارف ہمچوں سراب بادہ پیماست
بوعلی گفتم رواباشد
خرسی در کرہ بوعلی سیناست

ہم دنیا نہیں بیچتے لیکن ....

آپ کو دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچا سکتے ہیں۔ کم سے کم وقت میں سستی سے سستی ہوائی ٹکٹ مہیا کرنا ہمارا پیشہ ہی نہیں ہمارا فرض ہے۔

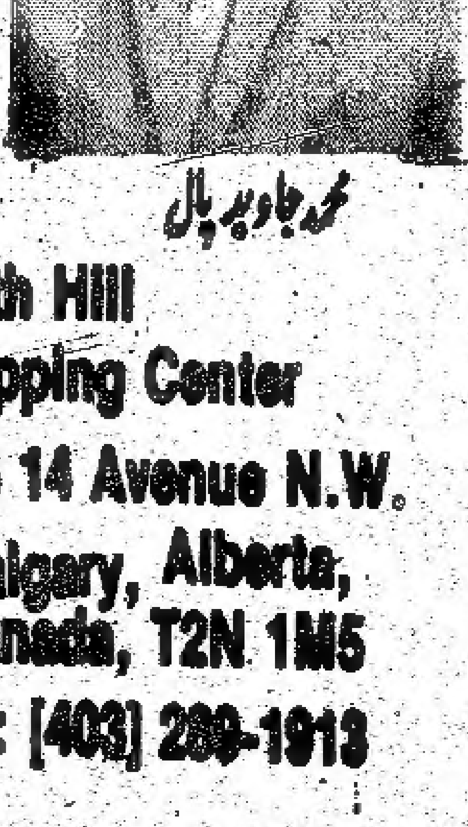

محمد جاوید پال

Big Ben Travel

Suite 201, Victory Bldg.
80 Richmond St. West
Toronto, Ontario
Canada M5H 2A4
Tel: 364-0750

Contact M. Javed
محمد جاوید پال سے رابطہ قائم کیجئے
فون نمبر 364-0750

North Hill
Shopping Center
1768 14 Avenue N.W.
Calgary, Alberta,
Canada, T2N 1M5
Tel: [403] 289-1913

Save

بچت
کیجئے

... اور سامان تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔ ہم اپنے سپلائرز سے قیمتوں
میں کمی کیلئے جنگ کر رہے ہیں۔ ہمارا مقصد بزنس ہے اور جب ہمارا مقصد بزنس
ہوتا ہے تو اس کا واضح مطلب ہے آپ کی بچت، خاطر خواہ بچت، بہترین
کمپنیوں کے تیار شدہ فرنیچر، ریفریجیٹر، فریزر، واشنگ، اوون، کلر ٹی وی
وغیرہ پر یقین نہ آنے والی بچت"
ہماری دوکان میں آئیے اور بچت کیجئے

آپ کی بچت ○ ہماری کامیابی ہے

stuarts

for quality furniture and appliances stuarts lets you save

stuarts
Deal Maker
Harold Grieve Jr

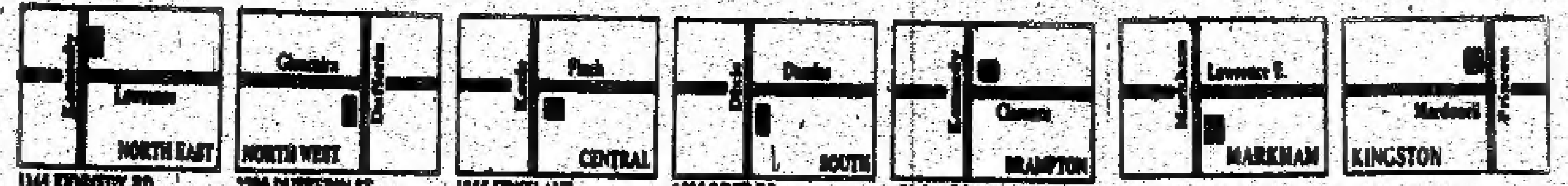

1365 KENNEDY RD. at Lawrence 752-8060 SCARBOROUGH
2700 DUFFERIN ST. South of Glencairn 789-1020 YORK
1255 FINCH AVE. Just east of Keele 630-2400 DOWNSVIEW
2525 DIXIE RD. 279-8900 MISSISSAUGA
180 CLARENCE AVE. 453-4716 BRAMPTON
365 MARKHAM RD. at Lawrence E. 431-2333 ALSO, OUR CLEARANCE CENTRE
811 PRINCESS ST. North of Macdonald 542-4067 KINGSTON

Free delivery

Free Parking
Open Daily 9 AM to 9 PM.
Saturday 9 am to 6 PM

wintario

Winter Warm Up Bonus Draw

FEBRUARY · 26 ·

65 Bonus Prizes*
5-$100,000
10-$50,000
50-$10,000

30 Grand Prizes**
6-$100,000
24-$25,000

*No subsidiary prizes.
**Based on 6 million tickets issued.

Wintario's got a cheery way to take the chill out of winter. With a Winter Warm Up Bonus Draw. Over $5 million in tax-free prizes. Including $1½ million in Bonus Prizes. The seven-digit Bonus Draw ticket number gives you a chance to win one of 5 - $100,000, 10 - $50,000 or 50 - $10,000 Bonus Prizes. If your Bonus Draw number corresponds exactly to any one of the 65 Bonus numbers drawn, you're either a $10,000, $50,000 or a $100,000 winner! That's $1½ million in Bonus Prizes! The regular six-digit ticket number gives you a chance to win one of 6 - $100,000 or 24 - $25,000 Grand Prizes. And there are 331,914 other prizes. That's $3,618,000 worth of regular tax-free prizes!

Get your ticket now. $1.00

سردی کے موسم میں گرم خبر

WINTARIO

ونٹاریو کا بونس ڈرا ۔ ۵ ملین
سے زیادہ کے ٹیکس فری انعامات
جس میں ۱½ ملین ڈالر کے
بونس انعامات بھی شامل ہیں
سات نمبروں والے بونس
ڈرا کے ٹکٹ آپ کو موقع فراہم
کرینگے کہ آپ ایک لاکھ ڈالر
کے پانچ، پچاس ہزار کے دس
اور دس ہزار ڈالر کے پچاس
بونس انعامات جیت سکیں
اگر آپ کی ٹکٹ کا بونس
ڈرا نمبر ۶۵ بونس ڈرا نمبروں
میں سے کسی ایک سے بھی ہوبہو
مل جائے تب آپ یا تو دس
ہزار ڈالر، پچاس ہزار ڈالر یا
ایک لاکھ ڈالر کے مستحق ہونگے
چھ عدد کے ریگولر نمبر کے ٹکٹ
آپ کو موقع فراہم کرینگے کہ آپ
ایک لاکھ کے چھ انعامات میں
سے ایک یا ۲۵ ہزار ڈالر کے ۲۴
انعامات میں سے کوئی انعام جیت
سکیں اس کے علاوہ
۳۳۱۹۱۴ انعامات الگ ہیں
جن کی مجموعی حیثیت
۳۶۱۸۰۰۰ ڈالر ٹیکس فری
ریگولر انعامات کے مساوی ہے۔
آج ہی اپنی ٹکٹ صرف
ایک ڈالر میں خریدیے

چکر لگانے کی ضرورت نہیں ....

تیر نشانے پر لگے گا.....

اگر آپ ثابت قدم رہیں تو ..... !

بار بار ایجنٹ بدلنا دانشمندی نہیں .....

آپ کا قابل اعتماد ٹریول ایجنٹ

ظہیر مودی

UNIVERSE TRAVEL AGENCY

Please call: Zaheer Modi at

630-7393

3316 KEELE STREET, DOWNSVIEW, ONTARIO

National Library
Bibliothèque Nationale
1981

B103/C1301

FORTNIGHTLY
THE
MESSENGER
P.O.Box 2114
Postal Station B
Scarborough, Ontario
Canada M1N 2E5
PHONE (416) 267-8006
EDITOR & PUBLISHER: SOHAIL AKHTAR
FEB. 21/1981.

حلال گوشت کی صاف ستھری دوکان

جہاں سے آپ ہر قسم کے مصالحہ جات، گراسری اور
سبزیاں بازار سے مقابلتاً سستے داموں خرید سکتے ہیں

ALFLAH GROCER
2783 Dundas St. West Toronto, Ont.
Tel. 762-1633

کراچی میں پی آئی اے کا ڈی سی-۱۰ ہینگر میں جل کر راکھ ہو گیا

شہری ہوابازی کی تاریخ میں پہلا واقعہ۔ ہینگر میں موجود دیگر طیارے بال بال بچ گئے

درجن بھر فائر انجنوں نے ایک گھنٹہ میں آگ پر قابو پایا

ائیرکموڈور گیلانی کی سربراہی میں تحقیقاتی کمیٹی کا قیام

ڈی سی ٹین طیارہ ۱۹۷۴ء میں ۴۵ کروڑ روپے میں خریدا گیا تھا

وفاقی کونسل میں سمندر پار پاکستانیوں

۵ لاکھ ڈالر میں ایک چاندی کا سکہ

ہم کتوں کے لئے ۶ ملازم

مولانا ہزاروی کے انتقال پر صدر کا اظہار تعزیت

ELECTRICAL & REPAIR

*ELECTRIC MAINTANCE *HOME INSTALATIONS *REPAIRS *WIRING

ELECTRIC DOOR OPERATORS

CONVENIENCE — SECURITY

- DEPENDABLE CHAIN DRIVE
- AUTOMATIC LIGHT DELAY
- 1/3 H.P. OPERATORS
- AUTOMATIC SAFETY REVERSE

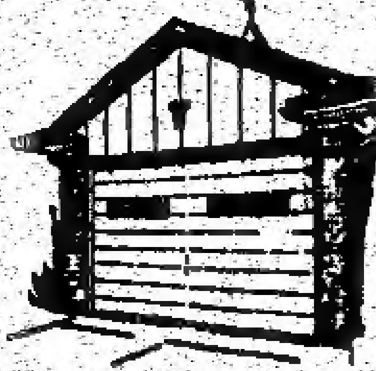

THERMAL
Replacement Windows

*NEW
*RENOVATIONS
* REPAIRS
*ALTERATIONS
*PLUMBING

Double or triple glazed

- 4" Aluminum Frame
- Vinyl Thermal Break
- Styrofoam Insulation
- 1⅛" Thick Thermal Glass
- Removable Sliders
- Insect Screen
- Easy Cleaning
- Maintenance Free
- One Day Installation
- Cut Fuel Bills
- Any Size or Design

We remove your old windows, install custom fitted Thermo Windows. We cap existing wood frames with enamelled aluminum.
Also:
Storm windows & doors, soffit, fascia, siding, eavestroughs, roofs.

Home Improvements by

WHY THROW HEATING DOLLARS OUT YOUR WINDOWS?

ES
EVERSHINE HOME IMPROVEMENT CO.
Azhar Shaikh
538 DANFORTH ROAD,
SCARBOROUGH M1K 1G6
TELEPHONE
Res. 265-3408 Ofc. 264-3850

METRO LICENCE B-4803
MEMBER OF THE BETTER BUSINESS BUREAU